سلسلہ عظیمیہ

خواجہ شمس الدین عظیمی

سلسلہ عظیمیہ

جب کچھ نہ تھا تو اللہ تھا، اس تنہا اور یکتا ذات نے چاہا کہ کوئی اسے جانے، کوئی اسے پہچانے، کوئی اسکی ربوبیت کا اقرار کرے، کوئی اس کی عظمت کا اعتراف کرے۔ کوئی اس کی بڑائی کو تسلیم کرے اور اسکی خالقیت اور اس کی صناعی کا اظہار ہو۔ اس عظیم ہستی نے تخلیق کا ارادہ کیا اور جو کچھ ذات اکبر کے ذہن میں موجود تھا اس کو عملی جامہ پہنایا۔ اور جیسے ہی 'کن فیکون بنا ساری کائنات وجود میں آگئی۔ کائنات کی تمام دوسری نوعوں کے ساتھ انسان بھی وجود میں آ گیا۔ انسان دنیا میں آیا۔ یہاں اس کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ آبادیاں بن گئیں۔ بے شمار مسائل پیدا ہوئے سکون بے سکونی میں تبدیل ہوا یقین ٹوٹنے لگا۔ ذات اکبر کو انسان پر رحم آیا۔ ہدایت کا سلسلہ جاری ہو گیا اور انبیاء بھیجے جانے لگے۔ یہاں تک کہ آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ لیکن رہنمائی کا سلسلہ جاری رہا۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث علماء اولیاء اللہ انسانوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ قدرت کی فیاضی اپنا فیض جاری رکھنے کے لئے ایسے بندے منتخب کرتی ہے جو بندوں کو دنیا کی حقیقت سے روشناس کراتے ہیں۔

اللہ تعالی اپنا پیغام پہنچانے کے لئے چراغ سے چراغ جلاتا ہے معرفت کی مشعل ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں پہنچتی رہتی ہے۔ تمام روحانی لوگ قدرت کے وہ ہاتھ ہیں جو مشعل لے کر چلتے ہیں اس روشنی سے وہ لوگ اپنی ذات کو بھی روشن رکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی یہ روشنی پہنچاتے ہیں۔ ایسی ہی ایک روحانی ہستی، ایسا ہی روحانی ہاتھ ایسی ہی ایک روشن مشعل سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث ابدال حق، سلسلہ عظیمیہ کے بانی مبانی رسالہ روحانی ڈائجسٹ کے روح رواں حسن اخری محمد عظیم برخیا، قلندر بابا اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

محمد عظیم: یہ گھریلو نام حضور قلندر بابا اولیاء کی پیدائش کے بعد رکھا گیا۔

سید: آپ کا خاندانی سلسلہ حضرت امام حسن عسکری سے قائم ہے۔

برخیا: شوق شعر و سخن تھا برخیا تخلص ہے۔

www.ksars.org

قلندر بابا اولیاء: عرفیت ہے مرتبہ قلندریت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی وجہ سے ملائکہ ارضی وسماوی اور حاملان عرش میں اسی نام سے مشہور ہیں۔ اور یہی عرفیت یعنی "قلندر بابا اولیاء" عامتہ الناس میں زبان زدعام ہے۔

جائے پیدائش: ۱۸۹۸ میں قصبہ خورجہ ضلع بلند شہر یوپی (بھارت) میں پیدا ہوتے۔

تعلیم وتربیت: آپ نے ابتدائی تعلیم محلہ کے مکتب سے حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میٹرک بلند شہر، سے کیا۔ اور انٹر میڈیٹ کے لئے داخلہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں لیا۔

روحانی تربیت: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو اپنے کام کے لیے منتخب کرلیتا ہے تو اس کی تربیت کا پورا پورا انتظام کرتا ہے۔ یہی کچھ قلندر بابا اولیاء کر کے ساتھ ہوا۔ علی گڑھ میں قیام کے دوران آپ کا میلان درویشی کی طرف بڑھ گیا۔ آپ وہاں مولانا کابلی کے قبرستان کے حجرے میں زیادہ وقت گزارنے لگے۔ صبح تشریف لے جاتے اور رات کو واپس آتے۔

تربیت کا دوسرا دور حضور قلندر بابا اولیاء کے نانا، بابا تاج الدین ناگپوری کی سرپرستی میں شروع ہوا۔ ناگپور میں ۹ سال تک تربیت کا سلسلہ جاری رہا۔

شادی: تربیت کے دوران ہی حضور قلندر بابا اولیاء کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا۔ گھر کا نظام چلانے اور بہن بھائیوں کی تربیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے نانا تاج الدین ناگپوری کے ارشاد کے مطابق ان کی شادی ہوئی۔

ہجرت: تقسیم ہند کے بعد قلندر بابا اولیاء مع اہل وعیال، والد اور بہن بھائیوں کے ساتھ کراچی تشریف لے آئے۔

ذریعہ معاش: کراچی میں اردو ڈان میں سب ایڈیٹر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ اس کے بعد ایک عرصہ تک رسالہ نقاد میں کام کرتے رہے۔

بیعت: سلسلہ سہروردیہ کے بزرگ قطب ارشاد حضرت ابو الفیض قلندر علی سہروردی (بڑے حضرت جی) جب ۱۹۵۶ء میں کراچی تشریف لائے تو قلندر بابا اولیاء نے بیعت ہونے کی درخواست کی۔ بڑے حضرت جی نے فرمایا کہ تین بجے آؤ۔ سخت سردی کا عالم تھا۔ قلندر بابا اولیاء گرانڈ ہوٹل میکلوڈ روڈ کی سیڑھیوں پر رات دو بجے جا کر بیٹھ گئے۔ ٹھیک تین بجے بڑے حضرت جی نے دروازہ کھولا اور اندر بلالیا سامنے بٹھا کر پیشانی پر تین تین پھونکیں ماریں۔ پہلی پھونک میں عالم ارواح منکشف ہوگیا۔ دوسری پھونک میں عالم ملکوت وجبروت سامنے آگیا اور تیسری پھونک میں حضور قلندر بابا اولیاء نے عرش معلی کا مشاہدہ کیا۔

www.ksars.org

حضرت ابوالفیض قلندر علی سہروردی نے قطب ارشاد کی تعلیمات تین ہفتے میں پوری کر کے خلافت عطافرمادی۔ اس کے بعد حضرت شیخ نجم الدین کبری رحمتہ اللہ علیہ کی روح پر فتوح نے روحانی تعلیم شروع کی اور پھر یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا کہ سیدنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے براہ راست علم لدنی کا علم عطافرمایا۔ اور سیدنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ہمت اور نسبت کے ساتھ بار گاہ رب العزت میں پیشی ہوئی اور اسرار ورموز خود اللہ تعالی نے سکھائے۔ جن بزرگوں کی ارواح طیبات سے اور جن سلسلوں سے حضور قلندر بابااولیاء کو نسبت اویسیہ کے تحت فیض حاصل ہوا ان کی تفصیل دیئے گئے نقشے نسبت فیضان میں بیان کی گئی ہے۔ حضور قلندر بابااولیاء کا وصال ۲۷ جنوری ۱۹۷۹ کو ہوا۔

تصنیفات: حضور قلندر بابااولیاء کے فیض کو عام کرنے کے لئے سلسلہ عظیمیہ کو تین کتابیں بطور ورثہ منتقل ہوئی ہیں۔

(۱) علم وعرفان کا سمندر "رباعیات قلندر بابااولیاء"

(۲) اسرار ورموز کا خزانہ "لوح وقلم"۔

(۳) کشف وکرامات اور ماورائی علوم کی توجیہات پر مستند کتاب "تذکرہ تاج الدین بابا"

حامل علم لدنی، واقف اسرار کن فیکون مرشد کریم، ابدال حق حضرت قلندر بابا اولیاء صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے مگر آپ کے مزاج میں احتیاط بہت زیادہ تھی۔ آپ کرامت سے طبعاً گریز فرماتے تھے حضور قلندر بابااولیاء فرماتے ہیں:

خرق عادت یا کرامت کا ظہور کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے جب کسی بندہ کا شعوری نظام لاشعوری نظام سے خود اختیاری طور پر مغلوب ہو جاتا ہے تو اس سے ایسی باتیں سرزد ہونے لگتی ہیں جو عام طو پر نہیں ہوتیں۔ اور لوگ انھیں کرامت کے نام سے یاد کرنے لگتے ہیں جو سب بھان متی ہے۔ اعمال وحرکت میں خرق عادت اور کرامت خود اپنے اختیار سے بھی ظاہر کی جاتی ہے۔ اور کبھی کبھی غیر اختیاری طور پر بھی سرزد ہو جاتی ہے۔ خرق عادت آدمی کے اندر ایک ایسا وصف ہے جو مشق کے ذریعے متحرک کیا جاسکتا ہے۔

موجودہ دور سائنسی دور ہے، انسان شعوری طور پر اتنا ترقی کر چکا ہے کہ وہ ہر چیز کی حقیقت کو کھلی آنکھ سے دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ ایک طرف تو زمین کی انتہائی گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے تو دوسری طرف آسمانوں کی رفعت کی پیمائش کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں وہ ہر شے کی حقیقت کی تلاش میں لگا ہوا ہے جس طرح انسان نے ظاہری دنیا میں کامیابیاں حاصل کی ہیں اسی طرح وہ باطنی یا روحانی دنیا کے حقائق جاننے کا خواہاں ہے۔ سائنسی ترقی کی وجہ سے انسان

www.ksars.org

کے ذہن کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے۔ اور وہ کسی بات کو اس وقت قبول کرتا ہے جب اس بات کے متعلق کیوں کیسے اور کس لئے کے جوابات اسے مل جائیں۔

انسان نے جس قدر سائنسی ترقی کی ہے اسی قدر وہ مذہب سے دور ہو گیا ہے اور اس کا عقیدہ کمزور ہو گیا ہے۔ یقین ٹوٹ گیا ہے اور انسان سکون سے نا آشنا ہو گیا ہے۔ سکون کی تلاش و جستجو میں انسان روحانیت کی طرف متوجہ ہوا مگر روحانیت کے حصول کے لئے غیر سائنسی طور طریقوں کو وہ اپنانا نہیں چاہتا تھا۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے ایک ایسے روحانی سلسلے کی ضرورت تھی جو وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ہو۔ سلسلہ عظیمیہ کا قیام اسی مقصد کے تحت ہوا اور یہ سلسلہ جدید تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلسلے میں روایتی طور طریقوں کو نظر انداز کر کے جدید طرزیں اختیار کی گئی ہیں جدید افکار و نظریات کی وجہ سے یہ سلسلہ تیزی سے دنیا کے تمام ممالک میں پھیل رہا ہے۔

سنگ بنیاد: عارف باللہ، ابدال حق، واقف رموز لامکانی حامل علم لدنی، بحر تکوین کے امیر البحر سلسلہ عظیمیہ کے امام حسن اُخریٰ سید محمد عظیم برخیا، حضور قلندر بابا اولیاء کے دست کرم سے آپ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب سلسلہ عظیمیہ کی بنیاد سیدنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں شرف قبولیت کے بعد جولائی 1960 میں رکھی گئی۔

ایک روز میں نے حضور قلندر بابا اولیاء کی خدمت میں سلسلہ عالیہ عظیمیہ کی بنیاد رکھنے کی درخواست پیش کی حضور قلندر بابا اولیاء نے یہ درخواست سرور کائنات فخر موجودات سیدنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخواست کو قبول فرما کر سلسلہ عالیہ عظیمیہ قائم کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

خانوادہ سلاسل: سلسلہ عالیہ عظیمیہ جذب و سلوک دونوں روحانی شعبوں پر محیط ہے حضور قلندر بابا اولیاء خصوصاً اکیس سلاسل طریقت کے مربی دمشفی ہیں اور مندرجہ ذیل گیارہ سلاسل کے خانوادہ ہیں:

ا۔ قلندریہ: امام سلسلہ حضرت ذوالنون مصری

۲۔ نوریہ: امام سلسلہ حضرت موسیٰ کاظم رضا

www.ksars.org

۳۔ چشتیہ: امام سلسلہ ممشاد دینوری

۴۔ نقشبندیہ: امام سلسلہ حضرت شیخ بہاء الحق نقشبند خواجہ باقی باللہ

۵۔ سہروردیہ: امام سلسلہ حضرت ابوالقاہر

۶۔ قادریہ: امام سلسلہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

۷۔ طیفوریہ: امام سلسلہ حضرت بایزید بسطامی

۸۔ جنیدیہ: امام سلسلہ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی

۹۔ ملامتیہ: امام سلسلہ حضرت ذوالنون مصری

۱۰۔ فردوسیہ: امام سلسلہ حضرت نجم الدین کبریٰ

۱۱۔ تاجیہ: امام سلسلہ حضرت صغریٰ تاج الدین

سلسلہ عظیمیہ میں روایتی پیری مریدی کا مروجہ طریقہ نہیں ہے۔

نہ اس میں کوئی مخصوص لباس ہے نہ کوئی وضع قطع مختص ہے خلوص کے ساتھ طلب روحانیت کا ذوق وشوق ہی طالب کو سلسلہ عظیمیہ سے منسلک رکھتا ہے سلسلہ میں مریدین دوست کے لقب سے یاد کے جاتے ہیں۔ تعلیم وتربیت کے سلسلے میں سخت ریاضتوں، چلوں اور مجاہدوں کے بجائے ذکر واشغال نہایت آسان اور مختصر ہیں۔ تعلیم کا محور وہ غار حرا والی عبادت ہے جہاں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل عرصہ صرف کیا۔ اس عبادت سے سالک میدان روحانیت میں بہ آسانی گامزن ہو جاتا ہے جوں جوں اس کا قدم آگے بڑھتا ہے اس پر تفکر کے دروازے کھلنے لگتے ہیں۔ لاشعور میں ہر سمت بیداری اور نظر میں اسرار کے پردوں میں جھانکنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ زاہد خشک کے بجائے حق آگاہی کا ایک ہوشمند طالب علم بن جاتا ہے۔ چونکہ امام سلسلہ ابدال حق حضرت قلندر بابا اولیاء شعبہ تکوین کے اعلیٰ ترین عہدے اور قلندریت کے نہایت بلند مقام پر فائز تھے اس لئے سلسلہ عظیمیہ میں قلندری رنگ مکمل طور پر موجود ہے۔

www.ksars.org

قلندر عارف باللہ، علم الٰہی کا آئینہ دار ہوتا ہے حق کی عکاسی کرتا ہے۔ انوار محمدی کے طفیل وہ خالق و مخلوق کے درمیان رابطہ بن جاتا ہے کہ ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل فیضان حق سے سیراب ہوتا ہے توحیدی سکون اور حق آگہی کے کیف میں زندگی گزارتا ہے غیب کی ہر راہ اپنی انتہا تک اسکے لیے کھلی ہوتی ہیں۔

قلندر خزائن کن کے انوار کو پالیتا ہے۔ اس کی روح کو ایک انبساط کی کیفیت حاصل ہوتی ہے اور وہ ہر غیر اللہ بشمول خود کی لا، کہہ کے الہ "کا حسن دیکھ لیتا ہے۔

مشاہدہ کرنے والوں نے دیکھا کہ قلندر بابا کی محفل میں انکے دستر خوان پر شیعہ، سنی، دیوبندی، بریلوی، غرض کہ ہر مکتبہ فکر کے لوگ بصد آداب بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے۔ قادری، چشتی، نقش بندی، سہروری ہر سلسلہ روحانی کے تشنہ لبوں کی حضور قلندر بابا اولیاء کی جوئے کرم سے سیرابی ہوتی تھی، قلندر بابا اولیاء کے دریائے فیض کی طغیانی کی یہ کیفیت تھی کہ جس نے بھی ان کا دامن پکڑ لیا اللہ تعالی نے اس پر فضل کر دیا جس کو قلندر بابا نے محبت اور کرم کی نگاہ سے دیکھ لیا اس کی دنیا ہی بدل گئی جس کو ان کی طرز فکر منتقل ہو گئی اسکے نصیب جاگ اٹھے۔ حق آگہی کے شرف سے مشرف ہو گیا۔

مستی خود آگہی قلندر کی ایک شان ہوتی ہے۔ اس کو ذات اور صفات دونوں کی آگہی حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنے وجود سے گم اور حق میں ضم ہو جاتا ہے۔ یہ ادائے قلندرانہ ہے کہ درویشانہ بے نیازی کے ساتھ تیر اور لب بندی اس کا شیوہ ہوتی ہے۔

قلندر شہید خفی ہو کر جیتے جی اپنے مرکز وجود میں سبحانیت کا نظارہ کرتا ہے۔ وہ دمادم دم کے کیف دائمی سے سرشار ہوتا ہے۔ حضوری کے رشتے میں منسلک من عرف نفسہ فقد عرفہ ربہ کے بھید کا راز دان ہوتا ہے۔ اس سے وجودی کثافتوں کے پردے ہٹ جاتے ہیں اور وہ حق کو حقانیت میں دیکھتا ہے۔

لازوال ہستی اپنی قدرت کا فیضان جاری و ساری رکھنے کے لئے ایسے بندے تخلیق کرتی ہے جو دنیا کی بے ثباتی کا درس دیتے ہیں خالق حقیقی سے تعلق قائم کرنا در آدم زاد کو اس سے متعارف کرانا ان کا مشن ہوتا ہے۔

سیدنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وارث ابدال حق حسن اخری محمد عظیم برخیا امام سلسلہ عظیمیہ قلندر بابا اولیا کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے۔ انسان کو محض روٹی کپڑے کے حصول اور آسائش وزیبائش ہی کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ انکی زندگی کا اولین مقصد یہ ہے کہ وہ خود کو پہچانے، اپنے رحمت للعالمین محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلبی اور

www.ksars.org

باطنی تعارف حاصل کرلے جن کے جود و کرم اور رحمت سے ہم ایک خوش نصیب قوم ہیں۔ اور جن کی تعلیمات سے انحراف کے نتیجے میں ہم دنیا کی بدنصیب اور بدترین قوم بن چکے ہیں۔

سلسلہ عظیمیہ کے اغراض ومقاصد:

۱۔ صراط مستقیم پر گامزن ہو کر دین کی خدمت کرنا۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر صدق دل سے عمل کر کے روحانی مشن کو فروغ دینا۔ اپنی باطنی نگاہ کو بیدار کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا۔

۳۔ مخلوق خدا کی خدمت کرنا۔

۴۔ علم دین کے ساتھ ساتھ لوگوں کو روحانی اور سائنسی علوم حاصل کرنے کی ترغیب دینا۔

۵۔ لوگوں کے اندر ایسی طرز فکر پیدا کرنا جس کے ذریعہ وہ روح اور اپنے اندر روحانی صلاحیتوں سے باخبر ہو جائیں۔

۶۔ تمام نوع انسانی کو اپنی برادری سمجھنا. بلا تفریق مذہب وملت ہر شخص کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا اور حتی المقدوران کے ساتھ ہمدردی کرنا۔

قواعد وضوابط:

سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے تمام دوستوں کو حسب ذیل احکامات پر پابند رہنا ضروری ہے::

۱۔ ہر حال وہر قال میں اپنا روحانی تشخص بر قرار رکھیں۔

۲۔ چھوٹے اور بڑے کا امتیاز کئے بغیر سلام میں پہل کریں۔

۳۔ اللہ کی مخلوق کو دوست رکھیں۔

۴۔ سلسلہ میں رہ کر آپس میں اختلاف سے گریز کریں۔

۵۔ اپنے روحانی استاد (شیخ) کی ہر بات پر بلا چون چرا عمل کریں۔

۶۔ کسی بھی سلسلے کے مقابلے میں اپنے سلسلے کو برتر ثابت نہ کریں اس لئے کہ تمام سلسلے اللہ تک جاتے ہیں۔

www.ksars.org

۷۔ سلسلہ میں جو شخص گند پھیلانے یا منافقت کا سبب بنے اسے سلسلے سے خارج کر دینا چاہیئے۔

۸–ذکر و فکر کی جو تعلیم اور ہدایات دی جائیں ان پر پابندی سے عمل کریں۔ مراقبہ میں کوتاہی نہ کریں۔

۹۔ قرآن پاک کی تلاوت کریں، معنی اور مفہوم پر غور کریں۔

۱۰۔ صلوۃ (نماز میں اللہ تعالے کے ساتھ ربطہ قائم کریں۔

۱۱۔ کسی دوسرے سلسلے کے طالب علم یا سالک کو سلسلہ عالیہ عظیمیہ میں طالب کی حیثیت سے قبول کیا جاسکتا ہے بشر طیکہ پیرومرشد وصال فرما چکے ہوں۔

۱۲۔ جو شخص پہلے سے کسی سلسلے میں بیعت ہو اسے سلسلہ عالیہ عظیمیہ میں بیعت نہ کریں یہ قانون ہے کہ ایک شخص دو جگہ بیعت نہیں ہو سکتا۔

۱۳۔ سلسلہ عالیہ عظیمیہ سے بیعت حاصل کر لینے کے بعد نہ تو بیعت توڑی جاسکتی ہے اور نہ ہی کوئی فرد اپنی مرضی سے فرار حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے بیعت کرنے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں جو شخص سلسلہ میں داخل ہونا چاہتا ہے اس سے کہا جائے کہ پہلے خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر لی جائے کہ ہم اس لائق ہیں بھی یا نہیں۔

۱۴۔ سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے ذمہ دار حضرات پر لازم ہے کہ وہ کسی کو اپنا مرید نہ کہیں۔ 'دوست' کے لقب سے یاد کریں
۔

۱۵۔ سلسلے کا کوئی صاحب مجاز مجلس میں گدی نشین ہو کر نہ بیٹھے. نشست وبرخاست عوام کی طرح ہو۔

۱۶۔ نوع انسان میں مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے سب آپس میں آدم کے ناطے خالق کائنات کے تخلیقی راز و نیاز ہیں، آپس میں بھائی بہن ہیں۔ نہ کوئی بڑا ہے نہ چھوٹا۔ بڑائی صرف اس کو زیب دیتی ہے جو اپنے اندر ٹھاٹھیں مارتے ہوئے اللہ کی صفات کے سمندر کا عرفان رکھتا ہو جس کے اندر اللہ کے اوصاف کا عکس ہو، جو اللہ کی مخلوق کے کام آئے۔ کسی کو اس ذات سے تکلیف نہ پہنچے۔

۱۷۔ شک کو دل میں جگہ نہ دیں۔ جس فرد کے دل میں شک جاگزیں ہو وہ عارف کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ شک شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار ہے جس کے ذریعے وہ آدم زاد کو اپنی روح سے دور کر دیتا ہے۔

www.ksars.org

۱۸۔ مصور ایک تصویر بناتا ہے۔ پہلے وہ خود اس تصویر کے نقش و نگار سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ مصور اپنی بنائی ہوئی تصویر سے اگر خود مطمئن نہ ہو تو دوسرے کیوں کر متاثر ہونگے۔ نہ صرف یہ کہ دوسرلوگ متاثر نہیں ہوں گے بلکہ تصویر کے خدوخال مذاق کا ہدف بن جائینگے اور اس طرح خود مصور بے چینی، اضطراب واضمحلال کے عالم میں چلا جائے گا۔ ایسے کام کریں کہ آپ خود اس سے مطمئن ہوں آپ کا ضمیر مردہ نہ ہو جائے اور یہی وہ راز ہے جس کے ذریعے آپ کی ذات دوسروں کے لئے راہ نمائی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

۱۹۔ ہر شخص کو چاہیے کہ کاروبار حیات میں مذہبی قدروں اخلاقی اور معاشرتی قوانین کا احترام کرتے ہوئے پوری پوری جدوجہد اور کوشش کرے لیکن نتیجہ پر نظر نہ رکھے نتیجہ اللہ کے اوپر چھوڑے اس لئے کہ آدمی حالات کے ہاتھ میں کھلونا ہے۔ حالات جس طرح چابی بھر دیتے ہیں آدمی اسی طرح زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ بے شک اللہ قادر مطلق ہے اور ہر چیز پر محیط ہے حالات پر اس کی گرفت ہے۔ وہ جس طرح چاہے حالات میں تغیر واقع ہو جاتا ہے معاش کے حصول میں معاشرتی اخلاق اور مذہبی قدروں کا پورا پورا احترام کرنا ہر شخص کے اوپر فرض ہے۔

۲۰۔ تم اگر کسی کی دل آزاری کا سبب بن جاؤ تو اس سے معافی مانگ لو، قطع نظر اس کے کہ وہ تم سے چھوٹا ہے یا بڑا۔ اس لئے کہ جھکنے میں عظمت پوشیدہ ہے۔

۲۱۔ تمھیں کسی کی ذات سے تکلیف پہنچ جائے تو اسے بلا توقف معاف کر دو۔ اس لئے کہ انتقام بجائے خود ایک صعوبت ہے۔ انتقام کا جذبہ اعصاب مضمحل کر دیتا ہے۔

۲۲۔ غصہ کی آگ پہلے غصہ کرنیوالے کے خون میں ارتعاش پیدا کرتی۔ ہے۔ اور اسکے اعصاب متاثر ہو کر اپنی انرجی (ENERGY)ضائع کر دیتے ہیں۔

یادرکھئے: شمع پہلے خود جلتی ہے اور جب وہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ آگ کی نذر کر کے خود کو فنا کر دیتی ہے تو اس ایثار پر پروانے شمع پر جان نثار ہو جاتے ہیں۔

سلسلہ عظیمیہ تمام نوع انسانی کو متحد ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔

www.ksars.org